یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علماء امت کی توضیحات کی روشنی میں





تالیف

فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبدالحکیم حسان حفظہ اللہ

ترجمہ و تخریج

فضیلۃ الشیخ ابو سیاف اعجاز احمد تنویر حفظہ اللہ

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علماء کی توضیحات کی روشنی میں

تالیف:

فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبدالحکیم حسان حفظہ اللہ

تفہیم و تعلیق:

ابو سیاف اعجاز تنویر



مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
Website: http://www.muwahideen.co.nr
Email: salafi.man@live.com

”من جَنَّزَ اِلٰی مُعَسْکَرِ التُّتَرِ وَ لَحِقَ بِهِمْ ارْتَدَّ وَحَلَّ دَمُهٗ وَ مَالُهٗ ، فَاِذَا كَانَ هٰذَا فِی مُجَرَّدِ اللُّحُوْقِ بِالْمُشْرِكِيْنَ فَكَيْفَ بِمَنْ اعْتَقَدَ مَعَ ذَالِكَ أَنَّ جِهَادَهُمْ وَ قِتَالَهُمْ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ دِيْنُ يُدَانُ بِهِ ، هٰذَا أَوْلٰى بِالْكُفْرِ وَالرِّدَّةِ۔“[84]

”جو شخص تاتاریوں کے معسکر (چھاؤنی) کی طرف بھاگا بھاگا جاتا ہے اور ان سے جاملتا ہے، وہ شخص مرتد ہوجاتا ہے اور اس کا خون بہانا اور اس کا مال اپنے قبضہ میں لینا جائز ہے۔ مشرکین کے ساتھ صرف جاملنے کا یہ حکم ہے کہ وہ مرتد ہوجاتا ہے اور اس کو قتل کرنا اور اس کا مال قبضہ میں لینا جائز ہے۔ تو اس شخص کے متعلق خود غور فرمالیں کہ جو اس بات کا اعتقاد اور نظریہ رکھتا ہے کہ مسلمانوں کے خلاف جنگ و قتال کرنا میرے دین و مذہب میں شامل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ثانی الذکر شخص کفر وارتداد میں کہیں زیادہ آگے بڑھا ہوا ہے۔‘(وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذَالِكَ)

موجودہ زمانے کے مرتدین اور تاتاریوں کا معاملہ:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے اقتباس اور قول سے آپ کو معلوم ہوا کہ جو شخص تاتاریوں کے معسکر (ٹریننگ سنٹر) کی طرف بھاگ کر چلا جاتا ہے۔ اس کا یہ حکم ہے ۔ حالانکہ تاتاری لوگ وہ تھے جو اسلام اور اسلامی شعائر کا اظہار کرتے تھے لیکن وہ اپنے باہمی اختلافات اور تنازعات کا فیصلہ اسلامی قانون کے بغیر کرتے تھے۔ ان لوگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو ان کی طرف جاملے اور ان کے لشکروں اور ان کی فوجوں میں شامل ہوجائے وہ مرتد ہوجاتا ہے۔ اس کا قتل جائز اور اس کے مال کو قبضہ میں لینا مباح ہے۔ اس شخص کا وہی حکم ہے جو مسلمانوں کے خلاف نبرد آزما اور برسرپیکار کافروں کا حکم ہے۔ جب آپ کو یہ بات معلوم ہوچکی تو اس شخص کے معاملے کو سمجھنا آسان ہوجائے گا کہ جو شخص بغیر کسی جبر واکراہ کے ،اختیاری حالت میں، دل سے چاہتے ہوئے کافروں اور مرتدوں کی فوج اور اتحادوں میں جاملتا ہے، مسلمانوں کے خلاف برپا جنگ میں وہ کافروں کا ساتھ دیتا ہے، کلمہ پڑھنے والے مسلمانوں اور مجاہدوں کو وہ پابند سلاسل کرتا ہے اور پس دیوار زنداں ڈال دیتا ہے ، مخلص مسلمانوں کو طرح طرح کی اذیتوں اور سزاؤں سے دوچار کرتا ہے اور ان کو قتل کرنے تک سے دریغ نہیں کرتا۔ مسلمانوں کا خون بہانے اور عزت پامال کرنے کو جائز اور مباح تصور کرتا ہے۔ وہ مال اور عزتیں جن کے حرام ہونے کے بارے قرآن وسنت کے بہت زیادہ دلائل موجود ہیں۔

[84]

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں تاتاری کافروں کے ساتھ محض جاملنا دین سے مرتد ہوجانا ہے۔حالانکہ تاتاری اسلام کا اظہار کرتے تھے۔توجو شخص کافروں کے ساتھ جاملنے کے علاوہ یہ جرم بھی کرے کہ وہ کافروں کے ہمرکاب ہوکر مسلمانوں کے خلاف جنگ میں شامل ہوجائے اور جنگ بھی محض دین ومذہب اور اعتقادی و نظریاتی بنیاد پر ہو تو اس شخص کے بارے میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔یہ شخص واقعتا کافر اور مرتد ہے۔امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے اقتباس سے ان لوگوں کی بھی تردید ہوجاتی ہے جو ان جیسے لوگوں کے بارے میں توقف اور خاموشی اختیار کرتے ہیں اور ان جیسے لوگوں کے بارے میں مسلمان ہونے کا فتوٰی صادر کرتے ہیں۔صرف اس وجہ سے کہ وہ اسلام کے بعض اسلامی شعائر پر توکاربند اور عمل پیرا ہیں۔

عوام الناس کو آگاہ کرنا نہایت ضروری ہے:

فضیلۃ الشیخ حمد بن عتیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”وَقَدْ تَقَدَّمَ أَنَّ مُظَاهَرَةَ الْمُشْرِكِيْنَ وَدَلَالَتَهُمْ عَلٰى عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ أَوِ الذَّبَّ عَنْهُمْ بِلِسَانٍ أَوْ رَضِيَ بِمَا هُمْ عَلَيْهِ كُلُّ هٰذِهِ مُكَفِّرَاتٌ مِمَّنْ صَدَرَتْ مِنْهُ مَنْ غَيْرِ الْإِكْرَاهِ الْمَذْكُوْرِ ، وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَهُوَ مُرْتَدٌّ وَإِنْ كَانَ مَعَ ذٰلِكَ يُبْغِضُ الْكُفَّارَ وَيُحِبُّ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَقَدْ تَقَدَّمَ ذٰلِكَ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ وَإِنَّمَا كَرَّرْنَا لِعُمُوْمِ الْجَهْلِ بِهٖ وَشِدَّةِ الْحَاجَةِ إِلٰى مَعْرِفَتِهٖ“[85]

”یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ کفار ومشرکین کی مدد کرنا،مسلمانوں کے خفیہ راز اور پرگرام کافروں کو بتانا،اپنی زبان کے ساتھ ان کا دفاع کرنا یا کافروں کے نظریات،اقدامات اور تحفظات کو پسند کرنا کسی بھی مسلمان شخص کو کافر بنادینے والی چیزیں ہیں۔جس شخص سے بھی یہ چیزیں سرزد ہوتی ہیں وہ کافر ہوجائے گا مگر یہ کہ وہ ایسا مجبور وبے بس ہو جس کا بیان سورۃ النحل کی آیت نمبر:۱۰٦ میں مذکور ہے۔جس شخص سے بھی یہ چیزیں سرزد ہوں وہ مرتد ہے۔اگرچہ وہ کافروں سے نفرت کرتا ہو اور مسلمانوں سے محبت کرتا ہو۔یہ بات پہلے کئی بار گزر چکی ہے۔اب ہم نے اس بات کو بار بار اس لیے بیان کیا ہے کہ عوام الناس میں اس بارے میں بہت زیادہ لاعلمی اور کم فہمی پائی جاتی ہے۔حالانکہ اس کی طرف توجہ دلانے اور عوام الناس کو اس سے آگاہ کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔“

85 الدفاع عن اهل السنة والاتباع للشيخ حمد بن عتيق النجدى: 32,31